# افطارِ روزہ کی دعا کی تحقیق

تصنیف لطیف

حضور فیضِ ملت، خلیفہ مفتیِ اعظم ہند، شیخ التفسیر والحدیث، محدثِ وقت

پیر مفتی ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی

نور اللہ مرقدہٗ

ناشر محبانِ حضور فیضِ ملت علیہ الرحمہ

# افطارِ روزہ کی دعا کی تحقیق

مصنف

حضور فیضِ ملت، مفسر اعظم پاکستان، شیخ التفسیر والحدیث، خلیفہ مفتی اعظم ہند،

حضرت علامہ حافظ پیر مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی محدث بہاولپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ناشر

محبانِ حضور فیض ملت علیہ الرحمہ

فون 03002624660 ,0300-6825931



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

نامِ کتاب : افطارِ روزہ کی دعا کی تحقیق

نظرِ ثانی: حضرت علامہ مفتی محمد فیاض احمد اُویسی رضوی مدظلہ العالی

سنِ اشاعت: شعبان المعظم ۱۴۳۷ھ بمطابق مئی 2016ء

اشاعت نمبر: 05

تعداد: ایک ہزار

قیمت:

ناشر: محبانِ حضور فیضِ ملت علیہ الرحمہ

رابطہ: 0092300-6825931 0092300-2624660

## گزارش

اگر آپ کو اس رسالے میں کسی بھی قسم کی کوئی غلطی یا کوئی کمی بیشی نظر آئے تو اسے اپنے قلم سے درست کرکے ہمیں بھیجیئے تاکہ ہم آئندہ اشاعت میں اس کمی کو پورا کرسکیں۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اما بعد! ہمارے دور میں چونکہ جہالت کا غلبہ ہے اسی لئے ہر مسئلہ میں اپنی مرضی کو مسلط کیا جا رہا ہے، ان میں سے ایک مسئلہ یہ بھی ہے:

''روزہ کھولنے کی اور روزہ افطار کرنے کی دعا''

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ

**ترجمہ:** اے اللہ میں نے تیرے لئے ہی روزہ رکھا اور تجھی پر ایمان لایا اور تیرے ہی دیئے ہوئے رزق سے روزہ کھولا۔

پہلے پڑھی جاتی ہے حالانکہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ یہ دعا روزہ کھولنے کے بعد پڑھی جانی چاہیے یعنی روزہ افطار کرنے کے بعد روزہ دار کھا پی لے پھر مذکورہ بالا دعا پڑھے، جیسے عام دستور ہے کہ طعام کھانے کے بعد یہ دعا پڑھی جاتی ہے

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ [1]

**ترجمہ:** اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

ظاہر ہے کہ روزہ افطار کرنے کے بعد ہی کھایا پیا جاتا ہے تو جیسے عام کھانا کھانے سے قبل دعا نہیں کی ہے تو یونہی افطار سے پہلے بھی دعا مانگنا بھی عجیب ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام اور تابعین و تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین سے افطار سے پہلے دعا مانگنا ثابت نہیں، اسی لئے ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ خود بھی اس پر عمل کرے اور دوسرے مسلمانوں کو بھی اس مسئلہ سے آگاہ کرے تاکہ اسلامی شعور اہلِ اسلام میں زیادہ سے زیادہ پھیلے۔

[1] کنز العمال، الجزء السابع، حرف الشین، کتاب الشمائل من قسم الاقوال، الباب الثالث فی شمائل تتعلق بالعادات والمعیشۃ، رقم الحدیث ۱۸۱۷۹، الجزء السابع، الصفحۃ ۱۰۴، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

## ﴿اھلِ علم کے علمی نکتہ﴾

اہلِ علم سے گزارش ہے کہ خود حدیث دعائے افطار پر غور فرمائیے کہ اس میں ماضی کے صیغے ہیں مثلاً

لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ

**ترجمہ:** میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تجھی پر ایمان لایا اور تیرے ہی دیئے ہوئے رزق سے افطار کیا۔

یہ دلیل ہے اس بات کی کہ کام روزہ رکھنا اور ایمان لانا پہلے ہے یونہی ''عَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ'' تیرے ہی رزق پر افطار کیا، بھی ماضی ہے جو کہ دلیل ہے اس بات کی کہ دعا روزۂ افطار یعنی کھانے پینے کے بعد ہو، یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ماضی کا معنی مستقبل میں لیا جائے کہ کہے میں روزہ رکھتا ہوں۔ اس لئے کہ روزہ تو ماضی میں رکھا جاچکا ہے اب تو اس کے کھولنے کا وقت ہے وغیرہ وغیرہ۔

علاوہ ازیں روزہ رکھنے کی نیت میں کہنا:

نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا لِلّٰهِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضَانَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

**ترجمہ:** میں نے نیت کی کل کے دن یعنی صبح صادق کے بعد اللہ تعالیٰ کے لئے ماہِ رمضان کا فرض روزہ رکھوں گا۔

ان شاء اللہ تعالیٰ

فلہٰذا روزہ افطار کرنے کے بعد دعا ہونی چاہیے نہ کہ پہلے۔

حدیث شریف کے دیگر الفاظ: مذکورہ بالا دُعا کے علاوہ حدیث شریف کے الفاظ

''ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ'' [۲]۔

**ترجمہ:** پیاس بجھ گئی اور میری رگیں تر ہوگئیں۔

دلیل ہے کہ دعا روزہ کھولنے سے پہلے ہو ورنہ پہلے تو روزہ کی شدت سے پیاس زوروں پر تھیں اور رگیں بھی خشک تھیں۔

**لطیفہ:** اگر دعا قبل افطار تسلیم کریں تو اس قسم کی بات ہے کہ دسترخوان سجا سجایا ہے اور لوگ بھی بیٹھ گئے ہیں اور آپ کو بھی بلایا جارہا ہے مگر آپ ہیں کہ کہے جارہے ہیں کہ میں نے کھا پی لیا ہے حالانکہ آپ نے ابھی نہ کچھ کھایا ہے اور نہ

[۲] سنن ابی داؤد، کتاب الصوم، باب القول عند الافطار، رقم الحدیث ۲۳۵۷، الجزء الثانی، الصفحۃ ۳۰۶، المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت

پیاہے۔بھوک پیاس آپ کو ستا رہی ہے لیکن آپ منہ بھر کے جھوٹ بولے جا رہے ہیں اور گناہ کئے جا رہے ہیں کہ میں نے کھا پی لیا ہے۔

## ﴿لاشعوری ھے ، جھوٹ ھے﴾

لاشعوری میں دعا پڑھ کر گناہ اپنے ذمہ کر دیا جبکہ اب نیکی کا وقت ہے مگر جناب لاشعوری میں جھوٹ بول رہے ہیں تو کیوں نہ مسئلہ کی حقیقت سمجھنے کے بعد گناہ سے بچیں اور دُعا کو اپنے محل پر مانگ کر نیکی کمائیں اور وہ یہی ہے کہ افطار کے بعد ہی دعا مانگیں۔

## ﴿فتویٰ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ﴾

فقیر یہاں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کا فتویٰ مع دلائل عرض کرتا ہے تا کہ خلش نہ رہے۔

## ﴿اِسْتفتاء﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ دعائے افطار "اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ أَفْطَرْتُ" افطار سے قبل پڑھی جائے یا بعد میں، صحیح اور درست کیا ہے؟ جبکہ اس بارے میں علماء کے مختلف اقوال پائے جاتے ہیں؟؟؟

بینوا توجروا

(از بنارس، مولوی محمد عبدالمجید، انڈیا)

## ﴿الجواب﴾

**دلیل نمبر ۱:**

**حدیث نمبر۱** ﴿ عَنْ مُعَاذِ بْنِ زَهْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا أَفْطَرَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَعَانَنِیْ فَصُمْتُ وَرَزَقَنِیْ فَأَفْطَرْتُ [۳]

**ترجمہ:** حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب افطار فرما لیتے تو دعا فرماتے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَعَانَنِیْ فَصُمْتُ" **ترجمہ:** حضا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے میری مدد فرمائی تو میں نے روزہ رکھا۔ "وَرَزَقَنِیْ فَأَفْطَرْتُ" **ترجمہ:** اور روزی عطا فرمائی تو میں نے روزہ کھولا۔

[۳] الجامع لشعب الایمان، الثالث والعشرون من شعب الایمان، وهو باب فی الصیام، فصل ما یفطر الصائم علیه وما یقول عند فطره، رقم الحدیث ۳۶۱۹، الجزء الخامس، الصفحة ۴۰۶، مکتبة الرشد الریاض

**حدیث نمبر۲** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ صُمْنَا وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْم [۴]

**ترجمہ:** اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب روزہ کھولتے تو فرماتے (یعنی دعا پڑھتے) اے اللہ تیرے ہی لئے ہم نے روزہ رکھا اور تیری عطا کردہ روزی سے ہم نے افطار کیا تو ہمارے روزے اور افطار قبول فرما جو ہم نے تیرے احکام کی بجا آوری کی خاطر کئے بیشک تو ہمیشہ سنتا اور جانتا ہے۔

**حدیث نمبر۳** "عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتْ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ" [۵]

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم روزہ کھول لیتے تو یہ دعا پڑھتے پیاس بجھ گئی اور رگیں تر ہو گئیں اور ثواب قائم ہوا، اگر اللہ چاہے گا۔

ان دعاؤں کے معنی پر غور کریں آپ پر صاف واضح ہو گا کہ واقعی اشیائے افطار افطاری کھا لینے اور شربت، چائے، پانی وغیرہ پی لینے کے بعد دعا کرنی چاہیے کیونکہ آپ نے ابھی نہ کچھ کھایا ہے نہ کچھ پیا ہے۔ کھانے سے پہلے ہی اگر یہ دعا پڑھ لیں تو قطعی بیکار بلکہ اپنے اللہ سے بالکل جھوٹ اور غلط بیانی کی۔ اس لئے کہ کھانے پینے کے بعد ہی بھوک پیاس بجھے گی اور آپ غضب یہ ڈھا رہے ہیں کہ کھانے پینے سے پہلے ہی کہہ رہے ہیں کہ بھوک پیاس بجھ گئی، سنئے جو عمل و قول منشاءِ احادیث و فقہ کے خلاف ہو چھوڑ دینا چاہیے۔

**دوسری دلیل** ان دعاؤں میں "اَفْطَرْتُ" میں نے روزہ کھولا اور "اَفْطَرْنَا" ہم نے روزہ کھولا اور "ذَهَبَ الظَّمَاءُ" پیاس بجھ گئی "وَابْتَلَّتْ الْعُرُوقُ" ہماری رگیں، جسم کی رگ رگ تر ہو گئیں، اور ظاہر ہے بغیر کھائے پیئے اگر یہ دعا پڑھیں گے تو صرف لفظی و زبانی جمع خرچ ہو گا جس کا کوئی اعتبار نہ ہو گا اور یہاں تو حقیقی معنی مراد ہیں اور یہیں سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی نور اللہ مرقدہٗ کا ترجمہ درست ہے۔

[۴] سنن الدارقطنی، کتاب الصیام، باب القبلة للصائم، رقم الحدیث ۲۲۴۸، الجزء الثانی، الصفحة ۲۰۴، دار المعرفة بیروت۔ [۵] سنن ابی داؤد، کتاب الصوم، باب القول عند الافطار، رقم الحدیث ۲۳۵۷، الجزء الثانی، الصفحة ۳۰۶، المکتبة العصریة صیدا بیروت۔

کچھ لوگوں نے "اَفْطَرْتُ" کا ترجمہ "افطار کرتا ہوں یا کرنا چاہتا ہوں" کردیا ہے بلاوجہ تکلّفات (٦) میں پڑکر حقیقت سے دور کردیا ہے۔ **دلیل نمبر۳** مرسل ابن السنی وبیھقی شریف میں "اَلْحَمْدُ" کا حمد بھی آیا ہے جو بعد میں دعا کرنے کی تائید کررہا ہے کیونکہ کھانا کھانے اور پانی پینے کے بعد ہی دعائے طعام:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ" (٧) پڑھنے کا حکم ہے، ذرا سوچئے اگر کوئی کھانا کھانے سے پہلے ہی پڑھے گا تو اس سے بڑا احمق اور کون ہوگا۔

**دلیل نمبر٤** عمرو غروبِ آفتاب کے بعد پہلے یہ دعا پڑھے پھر افطار کرے اور زید غروب آفتاب کے بعد بلا تاخیر افطار کرے اور افطاری کھا پی کر دعا پڑھے تو غور کرنا چاہیے کہ از روئے حدیث مبارکہ وفقہ ان دونوں میں سے کس کا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب وپسندیدہ ہے تو آپ کو پتہ چلے گا کہ زید کا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسندیدہ ومحبوب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اِنَّ اَحَبَّ عِبَادِیْ اِلَیَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا" ٨

**ترجمہ:** مجھے اپنے بندوں میں وہ زیادہ پیارا ہے جو اُن میں سب سے زیادہ جلد افطار کرتا ہے۔

عن النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم عن ربہ تعالٰی وتقدس

یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اور آپ نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے ذکر کیا۔

اب صاف ظاہر ہوگیا کہ یہ دعائیں دن میں پڑھنے کی نہیں، اسی لئے کہ جب تک دن ہے وقتِ افطار نہیں اور افطار کا وقت ہوجائے یعنی آفتاب غروب ہوتے ہی کھانا پینا ہے نہ کہ دعا اور جب کھالیا جائے تو اب دعا بالکل مطابق ہوگئی اور منشائے احادیث وفقہ کے موافق بھی ہوگئی۔

جیسے کھانا کھالینے کے بعد دعا پڑھی جاتی ہے کھانے سے پہلے نہیں، دعا وقتِ افطار اور بعد افطار کا مفہوم یہی ایک مفہوم

٦ رسوم۔ ٧ کنز العمال، الجزء السابع، حرف الشین، کتاب الشمائل من قسم الاقوال، الباب الثالث فی شمائل تتعلق بالعادات والمعیشة، رقم الحدیث ١٨١٧٩، الجزء السابع، الصفحة ١٠٤، مؤسسة الرسالة بیروت

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

٨ سنن الترمذی، کتاب الصوم عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم، باب ماجاء فی تعجیل الافطار، رقم الحدیث ٧٠٠، الصفحة ١٧٥، مکتبة المعارف الریاض

بنتا ہے کیونکہ غروبِ آفتاب ہوتے ہی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک افطار زیادہ پسندیدہ اور محبوب ہے اور جب کھانا پینا شروع کر دیا جائے تو درمیان میں نہ دعا کرنے میں کوئی آسانی ہوگی نہ سہولت اور غروب سے پہلے افطار کرنے کرانے کا تصور بھی معدوم یعنی سوچا بھی نہیں جاسکتا تو یہی ایک صورت باقی رہ جاتی ہے وہ ہے افطار کے بعد کی دعا کیونکہ افطار سے پہلے دعا کا مفہوم بنتا ہی نہیں۔ **دلیل نمبر ۵** سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عادتِ کریمہ تھی کہ غروبِ آفتاب کے قریب کسی کو حکم فرماتے کہ بلندی پر جا کر آفتاب کو دیکھتا رہے تو وہ بلندی پر جا کر آفتاب دیکھتا رہتا ادھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کی خبر کے منتظر ہوتے جیسے ہی وہ عرض کرتا کہ سورج ڈوبا اِدھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کھجور وغیرہ تناول فرمانے لگتے یعنی خبر اور افطار کے درمیان کسی دعا وغیرہ یا کسی قسم کا فاصلہ نہ ہونے دیتے۔ "کشف الغمه" میں تو حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ذکر ہے اس سے ذرا برابر بھی کوئی اِشتِباہ (۹) باقی نہیں رہتا دیکھئے الفاظ یہ ہیں:

حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

رَأَيْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَهُوَ صَائِمٌ يَتَرَصَّدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ بِتَمَرَةٍ فَلَمَّا تَوَارَتْ اَلْقَاهَا فِيْ فِيْهِ (۱۰) **ترجمہ:** میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو روزہ کی حالت میں دیکھا کہ کھجور لئے غروبِ آفتاب کا انتظار فرماتے جیسے ہی غروب ہوتا تو آپ اپنے دہن مبارک میں کھجور ڈال لیتے۔

یہ تینوں حدیثیں بھی یہی بتا رہی ہیں کہ غروبِ آفتاب کی خبر اور افطار میں نہ کوئی فاصلہ ہوتا ہے اور نہ ہی کسی دوسرے عمل کا کوئی دخل یعنی دعا وغیرہ کا وقفہ نہ ہوتا تھا۔ تو یقینی طور پر یہی تصریح سامنے آئی کہ دعائے افطار بعد از افطار سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی۔ لہٰذا افطار کے بعد دعا کرنا سنت ہوئی نہ کہ افطار سے پہلے، جیسا کہ کھانا کھانے کے بعد اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "مرقاۃ شرح مشکوٰۃ شریف" میں زیرِ حدیث مذکور ابی داؤد میں فرمایا ہے:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ أَيْ دَعَا، وَقَالَ ابْنُ الْمَلَكِ أَيْ قَرَأَ بَعْدَ الْإِفْطَارِ (۱۱)

۹ شک۔ ۱۰ كشف الغمة عن جميع الأمة، كتاب الصيام، فصل في وقت الافطار والسحور والترغيب في تفطير الصائمين، الجزء الاول، الصفحة ۲۹۰، مطبع مصر. ۱۱ مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، كتاب الصوم، باب في مسائل متفرقة من كتاب الصوم، الفصل الثاني، رقم الحديث ۱۹۹۴، الجزء الرابع، الصفحة ۴۲۶، دارالكتب العلمية بيروت

مزید تفصیل کے لئے فتاویٰ رضویہ جلد دہم، کتاب الصوم کا مطالعہ کریں۔

**ترجمہ:** بیشک نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب افطار فرماتے تو کہتے یعنی دعا فرماتے، ابن ملک نے کہا ہے کہ افطار کے بعد دعا پڑھتے۔

اس عبارت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ "اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ" دعا ہے اور دعا افطار کر لینے کے بعد پڑھنا مسنون ہے۔

## ﴿آخری گزارش﴾

فقیر نے امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کے فتاویٰ کی تلخیص سمیت مسئلہ سے آگاہ کر دیا ہے۔ آگے اختیار بدست مختار۔

وماعلینا الاالبلاغ

الفقیر القادری محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

۲۵ شوال المکرّم ۱۴۲۴ھ

بہاولپور (پنجاب) پاکستان

☆......☆......☆

☆......☆

☆